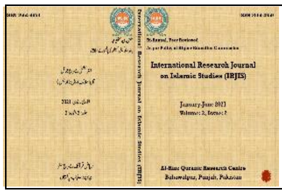

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

روح کا تصور: فلسفیانہ، مذہبی اور ثقافتی روایات کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

The Concept of the Soul: Perspectives across Philosophical, Religious and Cultural Traditions an Analytical Study

1. **Abdul Ghaffar,**
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: gaffarshahani13@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0008-3314-2175

2. **Dr. Muhammad Ayaz,**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: ayaz.te.bwp@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-3250-4559

3. **Asfa Munir,**
Lecturer Islamiat,
Meer Chakar Khan Rind University of Technology, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: asfamunir203@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0007-8886-3802

To cite this article: Abdul Ghaffar, Dr. Muhammad Ayaz And Asfa Munir. 2023. "روح کا تصور: فلسفیانہ، مذہبی اور ثقافتی روایات کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ: The Concept of the Soul: Perspectives across Philosophical, Religious and Cultural Traditions an Analytical Study". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 1), 110-122.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 5 || January - June 2023 || P. 110-122
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-5-1-10/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u10
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2023

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The concept of the soul has been a topic of philosophical and religious discourse for thousands of years. In ancient civilizations, such as the Greeks and Egyptians, the soul was often viewed as an immortal and immortal aspect of a person that continued to exist after death. In modern Western philosophy, the concept of the soul has been debated, with some rejecting it as unscientific and others seeing it as a metaphorical way of speaking about the inner essence of a person. In Islam, the soul is seen as a spiritual entity breathed into every person by God

that continues to exist after death, with its ultimate fate determined by a person’s actions and deeds during life. The soul is also viewed as the source of a person’s motivations and desires, and spiritual purification is crucial for ultimate happiness and fulfillment.

Keywords: Soul, Philosophy, Religious, Science, Islam

تمہید:

روح کا تصور ہزاروں سالوں سے فلسفیانہ اور مذہبی گفتگو کا موضوع رہا ہے۔ قدیم تہذیبوں، جیسے یونانیوں اور مصریوں میں، روح کو اکثر کسی شخص کے لافانی پہلو کے طور پر دیکھا جاتا تھا، جو مرنے کے بعد بھی موجود رہتا ہے۔ جدید مغربی فلسفہ میں کچھ اسے غیر سائنسی قرار دیتے ہیں جبکہ اسلام میں روح کو ایک روحانی ہستی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جوہر شخص میں خدا کی طرف سے پھونک دی جاتی ہے جو موت کے بعد بھی ایک اور عالم میں موجود رہتی ہے۔ روح سے متعلق مختلف نظریات کا مطالعہ ذیل میں مذکور ہے۔

1 روح کا تصور اور اس کا لُغوی و اصطلاحی مفہوم

ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ مصباح اللغات میں روح کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"هو خفیف الروح"[1]

محمد وکیع جامع اللغات میں روح کے معنی رقم طراز ہیں

"جان لطیف شے جس سے حیوانات کی زندگی قائم ہے، خلاصہ، دل، نیت، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت جبرائیل کئے گئے ہیں"[2]

بقول سجاد میرٹھی روح کے معنی

"جان اور فرشتہ"[3] کئے گئے ہیں۔

انگلش لغت کی کتاب میں روح سے مراد "Soul or Spirit" کے کئے گئے ہیں۔ اس کو مزید ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

“The word 'Rooh' is originated from Arabic, Persian, Punjabi and Urdu languages. (e.g. Every body has 'Rooh' inside the matter body, and when this Rooh disconnected permanentally the person is pronounced dead)”[4]

روح کے اصطلاحی معنی

روح عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کو مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے ایک تو یہ "جان" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو کہ مشہور معنی ہے۔ لفظ قرآئن اور جبرائیل وغیرہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسلامی لٹریچر میں روح کے ساتھ ایک اور لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ہے نفس۔ لفظ نفس کا استعمال روح، جان، دل، ذات، اور وجود کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

2 تصور روح اور سامی مذاہب

2.1 یہودیت میں روح کا تصور:

یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے انسان کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا ہے۔

"بائبل میں روح کی کچھ خاص تعریف موجود نہیں ہے۔ روح کی کلاسیکل لٹریچر میں ملتی ہے۔ جس کے مطابق روح کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔"[5]

کتاب پیدائش میں روح سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے:

1Abu ul Fazal Abdul Hafeez, Misbah ul Lughaat (Karachi: Dar ul Ishat Urdu Bazar, 1997), Pg. 322.
2 Molvi Muhammad Rafi, Jami al Lughaat (Karachi: Dar ul Ishat Urdu Bazar), Pg. 297.
3 Qazi Zain ul Abideen Sajjad Mirthi, Qamoos-ul-Quran (Karachi: Dar ul Ishat Urdu Bazar), Pg. 255.
4 https://www.collinsdictionary.com/submission/117/Rooh
5 Robina Nazli, Ilm ul Insaan (Islamabad, Europe Academy), Pg. 72

"And the LORD God formed man of the dust of the ground, and breathed into his nostrils the breath of life; and man became a living soul."[6]

"اور خُداوند خُدانے زمین کی مٹّی سے اِنسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زِندگی کا دَم پھُونکا تو اِنسان جِیتی جان ہُؤا۔"

مزید یہ کہ یہودیوں کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ وہ تصوف میں روح کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1- (Nephes)نفیش

2- (Rauch)روچ

3- (Neshama)نیشم

2.2 عیسائیت میں روح کا تصور:

عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان کا جسم خود سے نہیں بنا اور انسان کی پیدائش بھی خود سے نہیں ہوئی بائبل کی کتاب پیدائش میں ہے کہ

"So God created man in his own image, in the image of God created he him; male and female created he them."[7]

"اور خُدا نے اِنسان کو اپنی صُورت پر پَیدا کیا۔ خُدا کی صُورت پر اُس کو پَیدا کیا۔ نر و ناری اُن کو پَیدا کیا۔"

اس آیت کی تشریح میں کلام پاک ویب سائیٹ پر اس انداز میں تشریح کی گئی ہے۔

یہاں خُدا کی شبیہ اور صورت سے مراد جسمانی شبیہ اور صورت نہیں کیونکہ خُدا ہر طرح کے جسمانی خصائص سے بالاتر ایک پاک روح ہے۔ یہاں خُدا کی شبیہ اور صورت سے مراد الٰہی صفات ہیں یعنی محبت، پاکیزگی، مہربانی، رحم، بھلائی، قوتِ فیصلہ ہے یعنی خُدا نے انسان کو اِس انداز میں خلق کیا ہے کہ وہ اُس کی عطا کردہ صفات کو اپنی زندگی سے منعکس کر سکتا ہے۔[8]

بقول سینٹ پال کے روح خدا کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ لیکن بعض اوقات جسم روح کو ایسا کرنے روک دیتا ہے۔ جسم صرف خوراک اور دوسری خواہشات میں مگن رہتا ہے (دلچسپی رکھتا ہے) اس وجہ سے روح اپنے مقصد حاصل نہیں کر پاتی۔ روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے، جبکہ ہمارے نامکمل جسم مر جاتے ہیں مزید یہ کہ روحیں دوبارہ جی اُٹھیں گی۔9

2.3 اسلام میں روح کا تصور:

انسان ابتداہی سے اس دنیا کے اندر فرق کا مطالعہ کرتا آرہا ہے، کہ دوسری تمام مخلوقات کے درمیان فرق کا مشاہدہ کرتا ہے۔ روح کے حوالے سے یہ بات تواب واضع ہے کہ انسان کے مادی جسم کے اندر ایک غیر مادی چیز موجود ہے جس سے انسانی زندگی قائم ہے اور غیر مادی چیز روح کہلاتی ہے۔10

2.3.1 قرآن مجید کی روشنی میں روح کا تصور

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

"وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ"[11]

اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کو (کے بارے میں)، تو کہہ، روح ہے میرے رب کے حکم سے، اور تم کو خبر دی ہے تھوڑی سی۔

---

6 Genesis 2:7
7 Genesis 1:27.
8 [اِنسانی عظمت کا پہلا سبب - کلامِ پاک (kilamepak.pk)]
9 (Shah and Munir, n.d.)
10 (Akhtar, Lakhvi, and Munir, n.d.)
11 Al-Quran, Bani Israil, 17:85

اس آیت سے متعلق ابو بکر جصاص تفسیر احکام القرآن میں رقمطراز ہیں۔

جاندار کی روح اس جسم لطیف کا نام ہے جو حیوانی ڈھانچہ رکھتا ہے اور اس کے ہر جز میں زندگی ہوتی ہے۔ تاہم اس کے متعلق اہل علم کے درمیان اختلاف رائے ہے۔ ہر جاندار ایک روح سے البتہ بعض جاندار ایسے ہیں کہ ان میں روح غالب ہوتی ہے اور بعض میں بدن غالب ہوتا ہے۔[12]

ایک اور جگہ پر ارشاد خداوندی ہے۔

"فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ "[13]

ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اسے اور اس کے بیٹے کو جہان والوں کے لیے نشانی بنادیا۔

فنفخنا پھر ہم نے پھونکا یعنی ہمارے حکم سے جبرائیل (علیہ السلام) نے پھونک ماری۔ **فیھا** اس کے اندر یعنی مریم کے گریبان کے اندر جبرائیل (علیہ السلام) نے پھونک ماری اور یہ پھونک مریم کے جسم کے اندر پہنچ گئی اور اس پھونک سے اللہ نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو پیدا کردیا۔ **من روحنا** اپنی روح سے یعنی اس روح سے جو ہمارے حکم سے ہے۔[14]

ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِن رُّوْحِيْ "15

اور اس میں اپنی روح پھونک دوں

2.3.2 حدیث نبوی کی روشنی میں روح کا تصور

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ[16]

حضرت عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر اسی میں جما (پھٹکی بنا ہوُا) ہوا خون اتنی مدت رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت میں گوشت کا لو تھڑا بن جاتا ہے پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ چار ماہ کے بعد بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ 17

3 غیر سامی مذاہب میں روح کا تصور

3.1 سکھ مت میں روح کا تصور:

سکھ روح کو یونیورسل (UNIVERSAL SOUL) کا حصہ مانتے ہیں۔ ان کے مطابق روح کائنات کا ایک حصہ ہے اور کائنات خدا کا۔ وہ روح کو آتما اور رب کو پرماتما کہتے ہیں۔

AAD GURU GRANTH SAHIB (AGGS) میں ہے

Soul (ATMA)to be part of universal soul which is God (permatemp)18

3.2 جین مت میں روح کا تصور:

جین مت کی پرچارک ایک طرف کیڑوں مکوڑوں اور جڑی بوٹیوں کو تلف کرنا گناہ سمجھتے ہیں تو دوسری طرف غریب اور ضرورت مند افراد کے ذریعے خون نچوڑتے ہیں۔ بعض غیر سامی مذاہب مثال کے طور پر جین مت والے "لکش" کو مانتے ہیں اور ان کے بعض صحیفے یہ بھی کہتے ہیں کہ "لکش" ایک طرح کی جنت ہے اور انسان ہمیشہ وہاں رہے گا۔ 19

---

12 Ahkam ul Quran lil Jassaas
13 Al-Quran, Al-Ambia, 21:91
14 Tafseer Mazhari, Qazi Sana ullah panipatti
15 Al-Quran, Al-Hijr, 15:29
16 Sahi Muslim, 2643
17 (Alam, Haider, and Munir, n.d.)
18 Nazli Rubina, Ilm al-Insan, Europe Academy, Islamabad 72
19 Al-Azhari Muhammad Karam Shah, Ziya' al-Nabi, Ziya wal-Quran Publisher, Lahore 2.A

3.3 ہندومت میں روح کا تصور:

ہندومت میں روح کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے فاضل ترین روح اور نفوس کی روح ہے۔اس ذات مقدس اور وجود مکرم کو "پرم آتما" کہتے ہیں۔یعنی سب سے بزرگ نفس اور فاضل ترین روح ہے۔روح کی نسبت ایسی ہے جیسی کہ موج کے نسبت دریا کے ساتھ اور چنگاری کی نسبت آگ کے ساتھ ہے۔اس بناپر نفوس کی روح کو "جیو آتما" کہتے ہیں۔

3.3.1 ہندومت میں نفس کو تین حالتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے

اَ. جاگرت اوستھا

ب. سوپنااوستھا

ج. سوسپنہ اوستھا

جاگرت اوستھا:-سب سے پہلے بیداری ہے "جاگرت اوستھا" کہتے ہیں اس میں لذت جسمانی خواہش کھانے پینے سے راحت پاناہے یہ نفس تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔

سوپنااوستھا:-یہ حالت خواب میں ہوتا ہے "سوپنااوستھا" کہتے ہیں اس حالت میں نفس اپنے مقصود اور،رعوب کو پاکر بہت خوش ہوتا ہے۔

سوسپنہ اوستھا:-اس حالت میں نفس کو مطلوب کے حصول اور عدم حصول سے عبرت اور غم نہیں پہنچتا اور اس حالت آرام وتکلیف سے آزاد رہتا ہے ان ہی تین حالتوں میں نفس کو گرفتار اور گردش کرنے والے سمجھتے ہیں اور ان مراتب میں نفس اسمام وابدان سے متعلق ہو تو اب اندوزپا ور نیکوکاری کے ذریعے خود شناسی اور معرفت الٰہی کے ذریعے درجے پر پہنچتا ہے۔اس حالت کو یہ نوگ "ترباوستھا" کہتے ہیں۔20

3.4 بدھ مت میں روح کا تصور

بات غیر یزدانی مذہب کی ہو یا یزدانی مذہب کی ہو،یعنی ایسے دین کی ہو جس میں تصور خدا موجود نہ ہو یو جس میں تصور خدا موجود ہو دونوں صورتوں میں روح انسانی کیا ہے؟

"یہ ایک علیحدہ اپنی جگہ مستقل ہستی ہے جو جسم کے ساتھ موجود ہو۔ایک روح انسانی کا وجود ہے جو بدن سے آزاد بے اجزاء اور خود مختار ہے۔بہت سے مذاہب میں روح انسانی کا جو تصور ہوتا ہے اس میں تینوں خوبیاں موجود ہیں "صرف بدھ مت ایک ایسا مذہب ہے جو یہ کہتا ہے کہ جسم اور ذہن کے مجموعے سے الگ روح انسانی کی کوئی ہستی نہیں ہے"21

4 قدیم اقوام کے تصورات روح

آفاقی اطلاع کے طور پر کوئی سمجھ نہیں پایا اور اس آفاقی اطلاع میں فلسفیانہ اضافوں میں مزید الجھاؤ پیدا کر دیا ہے۔انسان سے وابستہ انسانی باطن،نفس اور روح کے متعلق مختلف اقوام میں مختلف عقائد رائج ہے۔

4.1 قدیم امریکی تصور روح:

"امریکہ کے ریڈانڈین سمجھتے تھے کہ روحیں ایک خاص سکن میں چلتی جاتی ہیں"22

4.2 قدیم افریقی تصور روح:

قدیم افریقی سمجھتے تھے کہ نیک روحیں دیوتاوں سے جاملتی ہیں جب کہ برے لوگوں کی روحیں کتے بن جاتی ہیں۔افریقہ کے بعض قبائل کا عقیدہ ہے کہ انسان کی روح کالی مکھی بن کر اڑ جاتی ہے اس لئے وہ مکھی کو کبھی کبھار نہیں مارتے۔افریقیوں میں ارواح کو بلانے اور ان سے مسائل کے حل اور روحانی علاج میں بھی مدد لی جاتی ہے۔23اسی سلسلے میں ڈاکومینٹری پروگرام ہمیں مختلف چینلز پر دیکھنے کو بھی ملتے ہیں۔

---

20 Kihksar, Isandiyar, Dailistan Mazahib Urdu Tarjuma, Idara-e-Lifafat Islamiya 2, Club Road Lahore, 2012 AD, Page 173-174.
21 Al-Azhari, Muhammad Karam Shah, Ziya al-Nabi, Ziya al-Quran Publisher, Lahore 1415, 1438.
22 Nazli, Rubina, Ilm al-Insan, Europe Academy, Islamabad, Page 67.
23 Nazli, Rubina, Ilm al-Insan, Europe Academy, Islamabad, Page 48.

4.3 آئرلینڈ کے قبائل کا تصورروح:

"آئرلینڈ کے بعض قدیم قبائل کا خیال تھا کہ مرنے والے کی روح سفید تتلی بن کر اڑ جاتی ہے۔"24

4.4 قدیم مصری تصورروح:

"مصر کے قدئم باشندوں کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد انسان کی دوسری زندگی شروع ہو جاتی ہے اور اس کی روح اور ہمزاد جسے وہ بع اور کع کہتے تھے۔اس کے جسم سے نکل کر مقبرے میں رہنے لگتے ہیں۔ان کا خیال تھا کہ بع کا میل جول مرنے والے کے عزیز دوستوں کے ساتھ رہتا ہے۔جب کہ (بع) دوسری دنیا میں چلا جاتا ہے اور دیوی دیوتاؤں کے ساتھ رہنے لگتا ہے۔کسی آدمی کے ہمیشہ زندہ رہنے کی ان کے خیال میں بس یہی صورت تھی کہ بع اور کع جسم کو پہچانتے ہیں اسی وجہ سے وہ مرنے والے کی لاش کو ضوت کر کے ممی کی شکل دے ڈالتے۔ ممی کے پٹیوں میں لپٹے ہوئے سر پر نقاب چڑھایا جاتا ہے۔جس پر مرنے والے کی صورت بنی ہوئی ہوتی ہے مزید یہ کہ لاش کے مجسمے بھی بنائے جاتے ہیں۔ایسا اس لئے کیا جاتا ہے کہ ممی خراب بھی ہو جاتے تو اس کا بع اور کع اسے پہچان لیں اور بھٹکتے نہ پھریں"25

4.5 آسٹریلیا کے قبائل کا تصورروح

"افریقہ اور آسٹریلیا کے پرانے قبائل میں بھی آباواجداد کی ارواح کو پوجنے کا رواج پایا جاتا تھا آسٹریلیا کے آبرنجیل(Aboriginal) میں بھی حیات بعدالموت کا تصور پایا جاتا ہے"26

4.6 ابتدائی دور کا روحی تصورروح

"ابتدائی دور کے لوگ قدیم مذہب پر کاربند تھے وہ قدیم مذہب طبعی تھا۔ وہ روحوں کی پرستش کرتے تھے جو گھروں، بہ مستوں، کھیتوں اور فصلات کے دوسرے مقاموں پر کارفرما تھے"-27

4.7 یونانی فلسفہ روح:

"لفظ فلسفہ دو یونانی لفظو "فیلو" (حب) اور "سوفیہ" دانش سے مل کر بنا ہے۔یعنی فلسفہ سے مراد حب چانش ہے ہر شخص کو چاہیے وہ علمی سرگرمی سے، سپاہی جدوجہد سے یا انقلابی تحریک سے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو، یہ فکر ضرور ستاتی ہے کہ مستقبل قریب میں دنیا کیسی ہو گی۔انسان کو کس چیز کا سامنا کرنا پڑے گا۔جنگ کی جنگ کی ہولناک آگ کا یا پر امن زندگی کا؟ یہ زمین کسی ہو گی۔اس پر گھاس، پیڑ، پودوں، جانوروں اور پرندوں کیلئے جگہ رہ جائے گی یا سائنسی و تکنیکی ترقی، ساری جاندار چیزوں کی تباہی اور فنا کا موجب بن جائے گی؟ کیا جبر واستبداد اور سماجی ناالضافی ساری انسانیت کے لئے شرک ہے،ان سوالات کے صحیح جواب دینے اور ان کے صحیح حل تلاش کرنے کیلئے فلسفہ کا علم درکار ہے۔انسان کے چاروں طرف پھلی ہوئی دنیا بہت بڑی ہے۔اس کی کوئی حد وانتہا نہیں۔انسان بس یہ کر سکتا ہے کہ رفتار فتا قدم بہ قدم یس کی پہلیوں کو بوجھے لیکن وہ کلی طور پر اس کا ادراک نہیں کر سکتا"28

5 روح سے متعلق جدید نظریات

بہت بڑے فلاسفر اور دانشور روح کی تعریف بیان کرتے ہوئے معذرت کرتے ہیں لیکن چند مفکروں نے تعریفیں بیان کی ہیں لیکن وہ روح کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔روحانیت کے کروڑوں ادارے ہیں۔کروڑوں لوگ ان سے وابستہ ہیں۔مراقیات کے ذریعے ان کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔لیکن روحانیت کے بہت بڑے دعویٰ دار بھی روح کی تعریف نہیں کر پائے۔

---

24 Nazli, Rubina, Ilm al-Insan, Europe Academy, Islamabad, Page 51.
25 Nazli, Rubina, Ilm al-Insan, Europe Academy, Islamabad, Page 48.
26 Nazli, Rubina, Ilm al-Insan, Europe Academy, Islamabad, Page 68.
27 Ibid, Page 68
28 (Rind and others, n.d.)

5.1 روح کی حقیقت

لفظ روح عربی زبان کا ہے اور یہ بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اس کے جو مشہور معنی ہیں اس کے علاوہ یہ لفظ قرآن، جبرائیل اور قوائے بدن وغیرہ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

لفظ روح سے ملتا جلتا ایک اور لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور وہ ہے "نفس" لفظ نفس کا استعمال "روح" "جان" "دل" "ذات" کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔29

5.2 روح اور تصور مادہ

"سائنسی نقطہ نظر جسم کو مادہ اور روح کو توانائی کا نام دیا گیا ہے مادہ کی تین حالتیں ٹھوس، مائع اور گیس ہیں مادہ کو ٹھوس سے مائع اور مائع سے گیس میں آسانی سے بدلا جا سکتا ہے مادہ کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جگہ گھیرتا اور وزن رکھتا ہے۔ اس کی عام اور سادہ سی مثال یوں دی جا سکتی ہے، برف مادہ کی ٹھوس حالت ہے اس کو گرم کر کے ٹھوس سے مائع اور پھر مائع سے گیس میں بدلیں تو یہ کثیف حالت سے لطیف حالت میں بدل جاتی ہے۔ مادہ اپنی اس حالت میں خالی جگہ میں پھیلنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے، اس کے برعکس جب مادہ کو گیس سے ٹھوس حالت میں بدلیں تو اس کی کثافت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جسم اور روح کا تعلق اس سے گہری مماثلت رکھتا ہے، جسم مادی اور کثیف ہے جبکہ روح غیر مادی اور لطیف ہے مادی جسم اپنے خلقت کے اعتبار سے پابند ہے اور محدود ہے جبکہ روح ایک فوق الادراک مابعد الطبیعاتی حقیقت "30

5.3 روح کو مجرد ماننے والے:

روح کو بیشتر قومیں ہمیشہ باقی رہنے والی اور مجرد شئے مانتی ہیں جیسا کہ چینی، مصری، یونانی، زرتشت، ہندو فلاسفر اور شعراء روح کو مجرد مانتے ہیں، "سقراط" اور "افلاطون" کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ روح مجرد ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گی۔ افلاطون کا سب سے زیادہ پسندیدہ موضوع بھی یہی ہے کہ انسان کی روح کبھی نہیں مرتی۔ لیکن انسان مر جاتا ہے اس کی روح کبھی نہیں مرتی۔ افلاطون نے یہ بھی کہا ہے کہ اجر یا سزا ان کاموں میں ملتی ہے جو انسان اپنی زندگی میں کرتا ہے۔ انسان میں دو طرح کی روح ہوتی ہے۔ "ایک عقلہ روح جو ہمیشہ باقی رہتی ہے، یہ دماغ میں رہتی ہے۔ دوسری غیر عاقلہ ہوتی ہے اور یہ ہمیشہ کیلئے باقی نہیں رہتی اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک عقبی جو انسان کے سینہ میں رہتی ہے دوسری شہوتی جس کا مقام انسان کا شکم ہوتا ہے "31

5.3.1 روح کے مجرد ہونے کی دلیل:

بہت سے فلاسفر، علماء اور علم کلام نے دلائل قائم کیے ہیں کہ روح مجرد ہے موت سے نہیں مرتی بلکہ ہمیشہ باقی رہتی ہے اس پر نعمتیں یا عذاب نازل ہوتا رہتا ہے جس کی چند دلیلیں یہ ہیں:

قرآنی دلائل

قرآن مجید کی جو آیات دلالت کرتی ہیں شہدا کرام اور صدیقین کی جو روحیں ہیں بدن کے پارہ پارہ ہونے سے نہیں مرتیں بلکہ خداوند قدوس کی طرف سے ان پر نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔

"وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۔اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا "32

اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا، آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ "33

اور اللہ تعالی کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں، لیکن تم نہیں سمجھتے۔

"مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ڬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا "34

29 (Muhammadi and Leghari, n.d.)
30 Muhammad Tahir al-Qadri, Arkan-e-Islam, Minhaj al-Quran Publications, Lahore, Page 46.
31 https://hamariweb.com/articles/142604
32 Al-Quran, Al-Ghafir: 45-46
33 Al-Quran, Al-Baqara: 154
34 Al-Quran, Nooh: 25

یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچادیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انھوں نہیں پایا۔

"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ "35

جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ36

پھر دوسری بناوٹ میں اسے پیدا کر دیا، برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ - ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ - وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ 37

اے اطمینان والی روح۔ تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں چلی جا۔

5.4 سائنسی تصور روح:

بعض اوقات چند تجربات کو جو سائنس کی بجائے کاذب سائنس سے زیادہ نزدیک ہیں، حیات بعد الموت کی شہادت پر پیش کیا جاتا ہے۔ 1906ء میں Duncan MacDougall نے بستر الرگ سمیت قریب المرگ افراد کا وزن کیا اور یہ مشاہدہ بیان کیا کہ ان کا وزن قریباً 21 گرام، موت کے بعد کم ہو گیا یعنی روح نکل گئی تو اپنے ساتھ اپنا وزن بھی لے گئی۔38

5.5 روح اور انسان پر جدید سائنسی تحقیقات

5.5.1 جدید سائنس دانوں کا تصور روح:

روح پر ہزاروں سالوں سے کام ہو رہا ہے لیکن ہر زمانے کے مخصوص روحانی لوگ روح کا شاہدہ کر رہے ہیں لیکن آج تک نہ کوئی روح کی شناخت کر پایا اور نہ ہی ممکن تعریف سامنے آئی ہے۔ 1882ء میں لندن میں ایک کمیٹی بنی اس کمیٹی کا مقصد یہ تھا کہ روح اور اس کے متعلقہ سائل پر بحث کی جائے۔ اس کمیٹی میں یورپ کے ممتاز علماء اور سائنس دان شامل تھے۔ یہ کمیٹی تیس سال قائم رہی اور اس مدت میں اس نے حاضرات اور روح کے مختلف واقعات کی جانچ پڑتال اور چالیس ضخیم جلدوں میں اپنے تاثرات کو شائع کیا۔ چالیس سال کی چھان پھٹک کے بعد کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ انسان کی جسمانی شخصیت کے علاوہ ایک اور شخصیت بھی ہے جو گوشت پوست کے جسم سے کہیں زیادہ مکمل اور اعلیٰ وارفع ہے۔ یہی اعلیٰ وارفع شخصیت موت کے بعد قائم اور برقرار رہتی ہے۔39

مثلاً ڈبلیو ایچ مائرز نے سینکڑوں پر اسرار واقعات، حادثات، اور تجربات کا سائنسی تجربہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جسمانی موت کے بعد انسان کا وہ حصہ باقی رہتا ہے سپرٹ (Spirit) کہتے ہیں۔ ڈاکٹر ریمنڈ موڈی (1975) میں اپنی کتاب لائق آخر لائف میں سائنسی تجربات و تجزیات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انسان محض مادی وجود نہیں ایک اور سمت یا مکمل ذات ہے جسے نفس (Soul) یا اچراک جو بھی کہیں وہ ہے ضرور۔ برطانیہ کے راہن پرامیں کہتے ہیں ان میں کسی ہی غلطی کیوں نہ ہوئی ہوا نہیں رد نہیں کیا جا سکتا"40

5.5.2 روح پر جدید سائنسی تحقیقات:

آج کے جدید دور میں جدید تحقیقات کے پیش نظر چند لوگوں نے روح کو تسلیم کر لیا ہے۔ لہذا ان کا توقف تبدیل شدہ ہے۔ انسان کا جسم تو طبعیاتی حقیقت ہی ہے اور اس کی روح انفرادیت میں ہے۔ اب سائنس دان تخلیق کے حق میں بہت سے سائنسی شواہد بھی اکٹھے کر چکے ہیں۔

DNA کی دریافت سے ثابت ہو گیا ہے کہ کوئی مخلوق ارتقاء یافتہ نہیں اور جدید تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ تمام انسان ایک ہی ماں کی اولاد ہیں اس دریافت سے بھی اس نظریے کی نفی ہوتی ہے کہ انسان کے آباؤ اجداد حیوان تھے۔41

---

35 Al-Quran, Ale-Imran: 169
36 Al-Quran, Al-Mominoon: 14
37 Al-Quran, Al-Fajr: 27-30
38حیات بعد الموت - آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا (wikipedia.org)
39 Ibid.
40 Myers and Frederic William Henry, Human personality and its survival of bodily death (New York: Longmans Green & Co, 1903), 123.
41 Nazli, Ilm al-insan, 130

لیکن تاحال انسان کے ارتقاء اور تخلیق کی متضاد بحث جوں کی توں جاری ہے۔ مذہبی آسمانی کتابوں سے ملنے والے حقیقی علم اور تہذیب یافتہ مکمل انسان تصور کرتا تھا۔ جدید تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ارتقاء کے نظریات غیر سائنسی مفروضوں پر مشتمل بودے اور بے بنیاد فلسفے ہیں۔ ارتقاء کی کہانیاں، جھوٹی تصویریں، جعلی ار ڈھانچے، من گھڑت اور فریب پر مبنی جعلسازی کے شاہکار ہیں۔

5.6 جدید تحقیقات

انسان کی روح:- کائنات کے ہر انسان کے پاس اپنی انفرادی روح ہے دنیا میں اربوں انسان ہیں۔ ہر انسان کے اندر انفرادی طور پر روح ہے مثال کے طور پر جو روح میرے پاس جسم میں ہے وہ روح میرے جسم اور حرکت و عمل کا ایک مکمل پروگرام ہے۔

روح کا مرکز:- جسم میں روح کا مرکز دل ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جسم کا ہر چھوٹے سے چھوٹا حصہ، جسم اور روح پر مشتمل ہے۔ لہذا جسم کے ہر یونٹ کا مرکز میں روح ہے۔ مجموعی جسم کا مرکز دل ہی ہے اور پورے مجموعی جسم میں روح کا مرکز دل ہے۔ جو سینے کے بائیں جانب دھڑک رہا ہے اور یہ مجموعی جسم کا دل تمام مرکزوں کا مرکز ہے۔ یعنی جسم میں اور جسم کے ہر مرکز کو سپلائی ہو رہی ہے روح کا مرکز یہی دل ہے، یہیں سے روح تمام جسم کے تمام تر مراکز کو سپلائی ہو رہی ہے۔ لہذا جسم میں روح کا مرکز یہی مرکز دل ہے۔ جو جسم کے ہر مرکز کا مرکز ہے۔ یعنی جسم کے ہر یونٹ کے مرکز کا مرکز دل اور دل روح کا مرکز ہے۔ 42

سادہ سے الفاظ میں یوں کہنا ہو گا کہ جسم کے ہر ذرے میں روح ہے اور جسم کے ہر ذرے کی روح کا مرکز دل ہے۔ یعنی دل وہ پاور اسٹیشن ہے جہاں سے انرجی جسم کے ہر یونٹ کے مرکز کو سپلائی ہو رہی ہے۔ اگرچہ روح کا مرکز دل ہے لیکن جسم کے ہر ذرے میں موجود روح جسم میں ہے ہی نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جسم کی روح خود کہاں ہے پورے جسم کے اندر ہر خلیے ہر زرے میں موجود جسم میں ہیں ہے بلکہ یہ جسم سے باہر ہے یہ بھی شائد عجیب اور نہ سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ روح جسم کے ہر یونٹ میں موجود بھی ہے لیکن جسم کے باہر بھی ہے یعنی روح خود تو جسم کے باہر ہے لیکن اس کی انرجی اس کا پروگرام جسم کے ہر گوشے میں موجود ہے۔ اس کی مثال بجلی کے نظام کی سے ہے۔ مثلاً سارے گھر میں بجلی دوڑ رہی ہے گھر کے اندر کی ہر شئے اسی بجلی سے متحرک ہے فریج کے اندر بھی بجلی ہے پنکھے اور ٹی وی میں بھی بجلی ہے لیکن ہر شئے میں موجود بجلی کہیں باہر سے آ رہی ہے مین بورڈ بھی اس کا منبع نہیں ہے بلکہ گھر کے اندر دوڑنے والی بجلی کہیں باہر سے آ رہی ہے۔ لہذا جسم کے اندر دوڑنے والی روح بھی دراصل باہر سے آ رہی ہے" 43

5.7 اسلامی تعلیمات اور جدید سائنس کا تقابل

5.7.1 اسلام کے نزدیک روح کا تصور:

روح عربی زبان کا لفظ ہے۔ اور یہ کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَآ أَمۡرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيۡـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ 44

وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا، تو وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔

امر سے مراد کن کہنا ہے اس آیت میں روح کے معنی حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کے معنی میں ہیں

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

فَإِذَا سَوَّيۡتُهُۥ وَنَفَخۡتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُواْ لَهُۥ سَٰجِدِينَ 45

تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔

5.7.2 سائنس کے نزدیک روح کا تصور

روح پر ہزاروں سالوں سے کام ہو رہا ہے۔ ہر دور کے روحانی مخصوص لوگ روح کا مشاہدہ کرنے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن آج تک نہ ہی روح کی شناخت ممکن ہوئی اور نہ ہی اس کی تعریف صحیح طور پر ہو سکی لہذا

1. عام لوگ تو روح کو جانتے ہی نہیں۔
2. جو روح کے بارے میں جانتے ہیں وہ اسے انفرادی حیثیت میں شناخت نہیں کرتے۔

---

42 Ibid, 31

43 (Leghari & Khan, n.d.), 07

44 Al-Quran, Yaseen:82

45 Al-Quran: Al-Hijr: 29

3. جو روح کے بارے میں شناخت کرتے ہیں وہ بھی اس کی تعریف نہیں کر سکتے۔

روح پر ہزاروں سالوں سے کام ہو رہا ہے لیکن ہر زمانے کے مخصوص روحانی لوگ روح کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن آج تک نہ کوئی روح کی شناخت کر پایا اور نہ ہی ممکن تعریف سامنے آئی ہے۔1882ء میں لندن میں ایک کمیٹی بنی اس کمیٹی کا مقصد یہ تھا کہ روح اور اس کے متعلقہ سائل پر بحث کی جائے۔اس کمیٹی میں یورپ کے ممتاز علماء اور سائنس دان شامل تھے۔ یہ کمیٹی تیس سال قائم رہی اور اس مدت میں اس نے حاضرات اور روح کے مختلف واقعات کی جانچ پڑتال اور چالیس ضخیم جلدوں میں اپنے تاثرات کو شائع کیا۔ چالیس سال کی چھان پھٹک کے بعد کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ انسان کی جسمانی شخصیت کے علاوہ ایک اور شخصیت بھی ہے جو گوشت پوست کے جسم سے کہیں زیادہ مکمل اور اعلیٰ وارفع ہے۔یہی اعلیٰ وارفع شخصیت موت کے بعد قائم اور برقرار رہتی ہے۔46

ڈبلیو ایچ مائرز نے سینکڑوں پر اسرار واقعات، حادثات، اور تجربات کا سائنسی تجربہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جسمانی موت کے بعد انسان کا وہ حصہ باقی رہتا ہے سپرٹ (Spirit) کہتے ہیں۔ڈاکٹر ریمنڈ موڈی (1975) میں اپنی کتاب لائق آخر لائف میں سائنسی تجربات و تجزیات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انسان محض مادی وجود نہیں ایک اور سمت یا مکمل ذات ہے جسے نفس (Soul) یا اچراک جو بھی کہیں وہ ہے ضرور۔ برطانیہ کے رابن پرامیں کہتے ہیں ان میں کسی ہی غلطی کیوں نہ ہوئی ہوا نہیں رد نہیں کیا جاسکتا"47

ڈاکٹر ریمنڈ موڈی (1975) نے اپنی کتاب لائف آفٹر لائف میں سائنسی تجربات و تجزیات کے بعد نتیجہ اخذ کیا کہ انسان محض مادی وجود نہیں بلکہ ایک اور سمت یا مکمل ذات ہے جسے نفس، (Soul) یا ادراک جو بھی کہیں وہ ہے ضرور۔ برطانیہ کے رابن فرامین کہتے ہیں کہ ان تجربات میں کسی ہی غلطی کیوں نہ ہوئی ہوا نہیں رد نہیں کیا جاسکتا"48

روح پر جدید سائنسی تحقیقات:

آج جدید تحقیقات کے پیش نظر کچھ لوگوں نے روح کو تسلیم کر لیا ہے۔لہذا اب ان کا تبدیل شدہ توقف یہ ہے کہ انسان کا جسم تو طبیعاتی حقیقت ہے لیکن اس کی انفرادیت اس کی روح ہے۔ یہ بھی محض غلطی ہے۔انسان ہر لحاظ سے منفرد ہے۔آج جدید سائنسی تحقیقات سے بہت سے سائنس دان نہ صرف ارتقائی مفروضے کی منفی کر رہے ہیں بلکہ ارتقاء کے خلاف اور تخلیق کے حق میں بہت سے سائنسی شواہد اکٹھے کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر "(DNA) کی دریافت سے ثابت ہو گیا ہے کہ کوئی مخلوق ارتقاء یافتہ نہیں اور جدید تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ تمام انسان ایک ہی ماں کی اولاد ہیں۔اس دریافت سے بھی اس نظریے کی منفی ہوتی ہے کہ انسان کے آباؤ اجداد حیوان تھے۔ لیکن تاحال انسان کے ارتقاء اور تخلیق کی متضاد بحث جوں کی توں جاری ہے۔ مذہبی آسمانی کتابوں سے ملنے والی حقیقت علم کی بدولت انسان خود کو ہمیشہ سے باشعور، باعلم اور تہذیب یافتہ مکمل انسان تصور کرتا تھا۔جدید تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ارتقاء کے نظریات غیر سائنسی مفروضوں پر مشتمل بودے اور بے بنیاد فلسفے ہیں۔ارتقاء کی کہانیاں جھوٹی تصویریں، جعلی ڈھانچے، من گھڑت اور فریب پر مبنی جعلسازی کے شکار ہیں۔

انسان پر جدید سائنسی تحقیقات

سائنس دان عرصہ دراز تک مادی جسم کو ہی انسان قرار دیتے رہے۔ وہ صدیوں سے یہی کہتے چلے آرہے تھے کہ مادی جسم ہی آخری حقیقت ہے۔لہذا برسوں جدید سائنسی تحقیقات کا مرکز جسم ہی رہا اور سائنس دان برسوں مادی جسم پر تحقیق کر کے مادی جسم کے راز افشاں کرتے رہے ہیں۔

لہذا اسی حوالے سے یورپ میں کاپرینکی (1543) وہ پہلا مفکر تھا جس نے انسان کو روحانی حقیقت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ گلیلیو (1642-1562) نیوٹن (1727-1642) اور کیپلر نے بھی اس موضوع پر بحث کی۔ سرولیم کرکس وہ پہلے سائنس دان تھے۔ جنہوں نے مادی دنیا پر روحانی اثرات کا سائنسی مطالعہ و تجربہ کیا ہے۔ سرولیور لاج کی کتاب (Raymond-1861) بھی اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ان دونوں سائنس دانوں کی تحقیق اور تجربات پر اس مسلک کی بنیاد پڑی جسے ماڈرن سپر چوزم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔دور جو آج کل مغرب کی دنیا میں بڑے وسیع پیمانے پر زیر مشق ہے۔طبیعات کے معروف سائنس دان سرالیور لاج کا کہنا ہے کہ جس طرح سائنسی طور پر تسلیم شدہ قوتیں مثلاً مقناطیسی کشش کے انداز میں کام کرتی ہے۔ مگر سب انہیں تسلیم کرتے ہیں اور ان کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں۔لاج نے یقین ظاہر کیا کہ ایسا وقت ضرور آئے گا جب خالص سائنسی انداز میں اس پہلو پر تحقیق کی جائے گی اور اس بارے میں سنجیدگی سے سوچا جائے گا۔

---

46 Ibid.
47 Myers and Frederic William Henry, Human personality and its survival of bodily death (New York: Longmans Green & Co, 1903), 123.
48 Nazli, Ilm al-insan, 135

"در حقیقت انگلینڈ کے اعلیٰ ترین ارزاز نائٹ ہڈ(Knight Hood) سے نوازے گئے معروف طبیعات دان لاج نے خود خالص سائنسی انداز میں انسان کی روحانی خصوصیات پر تحقیق کاآغاز کر دیا تھا۔اگران کے ساتھی سائنس دان سائنس کی بجائے انہیں روحانی چکروں میں پڑا دیکھ کر خبطی سمجھنے لگے تھے۔جب کہ ایک اہم سائنس دان کی روحیت کی طرف بھرپور پیش قدمی کے نتائج سامنے آنے لگے اور سائنسی انداز میں اس موضوع پر تحقیق اور تجربات کاآغاز ہوا۔لہذا سوسائٹی فار سائیکیک ریسرچ ان انگلینڈ(For Psychic Research in England Society) کے بانی حمیران میں سے سراولیورلاج کے ہم خیال کئی اہم نام اُبھرے مثلاً ڈبلیو ایچ مائرز(Fredrick W.H. Myers) نے اس کام کو مزید آگے بڑھایا۔مائرز نے اپنی کتاب (Personality and its survival of Bodily Death Human) میں سینکڑوں واقعات کا سائنسی تجربہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جسمانی موت کے بعد انسان کی شخصیت کا وہ حصہ باقی رہتا ہے جسے 'سپرٹ' (Spirit) کہتے ہیں۔اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا، سوعالمگیر جنگوں کے بعد روحانیت پر ہزاروں کتابیں منظر عام پر آئیں اور یہ کتابیں لکھنے والے مذہبی انتہا پسند یا وہم پرست عوام نہیں بلکہ یہ سائنس دان، ڈاکٹر فلسفی اور پروفیسر ز تھے۔لہذاان لوگوں کی مسلسل توجہ، سائنسی تحقیق اور تجربوں سے اس علم نے عملی تجرباتی دنیا میں قدم رکھ دیا اور باقاعدہ لیبارٹریوں میں سائنسی بنیادوں پر تجربات ہونے لگے۔

مادام بلاوٹسکی اور ایڈ گر کیسی 18 مارچ(1877) نے بھی روحانی صلاحیتوں کے عملی تجرباتی مظاہروں سے اُس وقت کے ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔جس مرض کے علاج میں میڈیکل ڈاکٹر ناکام رہ جاتے یہ روحانی معالج نہ صرف یہ کہ مرض دریافت کرتے وقت بلکہ اس لاعلاج مریض کا علاج بھی کر ڈالتے۔انہوں نے ماضی اور مستقبل کے واقعات کی نشاندہی بھی کی۔خوابوں کے اثرات، رنگ وروشنی سے علاج کی بڑھتی ہوئی مقبولیت نے آٹھارویں صدی کے آخر میں سائنس دانوں کوانسان کے انداز موجود مقناطیسیت سے متعارف کروایا۔لہذا سائنس دانوں نے انسان کے اندر موجود اس مقناطیسیت کو الیکٹرو میگنیٹک میلڈ (EMF) اور بائیو انرجی کے نام دیئے اور جدید سائنسی تحقیقات کے بعد بل آخر سائنس دانوں نے اعلان کیا کہ یہ لطیف توانائی ہمارے جسم میں سرائیت کئے ہوئے ہیں۔چونکہ یہ نظریہ اس دور کے ٹھوس، مائع، گیس کسی سے مناسبت نہیں رکھتا تھا۔لہذاابتداء میں انسان کے اندر دریافت شدہ اس لطیف توانائی کا نام "ایتھر"(Ether) رکھا گیا اور اس لطیف ناطی وجود کو ایتھر باڈی(Ether Body) کہا جانے لگا اس دور کے روحانی علوم کے ماہرین نے اس ایتھر وجود پر مقالے بھی تحریر کئے۔یعنی برسوں انسان کے مادی جسم کو آخری حقیقت قرار رہنے والے سائنس دانوں نے خود انسان کو باطنی تشخص کا اقرار کیا وہ موضوع جسے کچھ عرصہ پہلے توہم پرستی قرار دیا جاتا تھا۔وہ موضوع انیسویں صدی میں بھرپور طریقے سے سائنس دانوں کی توجہ کا موضوع بنا۔لہذا اس موضوع پر بقاعدہ سائنسی طرز کے تحقیقات تجزیئے اور لیبارٹریوں میں تجربات کئے گئے یہ نقطہ محض آغاز تھا۔لہذا 1930 کی رہائی میں روس میں کیرلین نامی الیکٹریشن نے اتفاقی طور پر ایک ایسا کیمرہ ایجاد کیا جس نے انسان کے اس باطنی اجود کی تصویر کشی کر لی جس کا تذکرہ ہزاروں برس سے ہو رہا تھا۔کرلین فوٹو گرافی کے ذریعے انسان کے باطنی وجود کو واضع طور پر دیکھا گیا۔یہ انسان کے جسم سے جڑا ہوا بالکل مادی جسم کے جیسا ہیولا نما دوسرا انسان تھا ایک لطیف روحانی وجود سائنس دانوں نے (Aura) کا نام دیا۔فزکس کی شاخ بیٹامز کس نے Aura کو بائیو بلازمہ کا نام دیا۔1900ء سے اب تک سائنس دان اسے مختلف ناموں سے پکار رہے ہیں مثلاً الیکٹرومیگنیٹک فیلڈ (E.M.F) یا (H.E.F) یا بائیو انرجی یا بائیو پلازمہ، وائٹل فورس، اوڈک فورس، قوائنٹ انیس، ففتھ ایلیمنٹ یا جسم اثیر Etheric Body جب کہ بنیادی نام Aura ہے۔اب اس Aura پر سائنسی بنیادوں پر تحقیقات جاری ہیں۔اب اسی Aura میں مزید چکراز(Chakras) اور سبٹل باڈیز(Subtle Bodies) بھی دریافت کی گئی ہے۔جدید سائنسی طریقوں سے Aura کو اس کی خصوصیات اعمال وافعال اور مادی جسم کے ساتھ اس کے تعلق کو سمجھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔اس سلسلے میں لیبارٹریوں میں سائنسی بیناد وں پر کام ہو رہا"49

ڈاکٹر الیکسز کیرل کے مطابق انسان اپنے جسم سے عظیم تر ایک چیز ہے اور اس پیمانہ خاکی سے باہر چھلک رہا ہے۔

"مسز گا سکل اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ جسم میں بیک وقت دو نظام کار فرما ہیں، ایک جدمانی اور دوسرا اثیری۔اثیری جسم مادی جسم کے ذرات (Atoms) میں رہتا ہے۔

5-دو نظریئے:-

انسانی وجود کے بارے میں دو نظریئے ہیں

1-مشبنی یا مادی (Cebro Centric)

2-روحی یا روحانی (Psycho Centric)

49 Nazli, Ilm al-insan, 49

1.مشینی یا مادی(Cebro Centric)

"کی رُو سے روح اس طرح جسم کی پیداوار ہے جس طرح لعاب رہن دہن کی۔

2.روحی یا روحانی(Psycho Centric)

انسان کو روحانی وجود قرار دیتے ہیں ان کی نظر میں جسم کی اہمیت لباس سے زائد نہیں جو روح سے بعض مقاصد کیلئے اوڑھ رکھا ہے۔

6 نتائج

موجودہ تحقیق کے سلسلے میں مندرجہ ذیل مماثلتیں سامنے آئی ہیں:

1. لافانیت:

بہت سے مذاہب اور فلسفیانہ روایات روح کے لافانی ہونے پر یقین رکھتے ہیں، یہ تجویز کرتے ہیں کہ یہ جسمانی موت سے بالاتر ہے۔

2. روحانی جوہر:

مختلف روایات میں، روح کو اکثر کسی فرد کا روحانی جوہر یا مرکز سمجھا جاتا ہے۔

3. اخلاقی احتساب:

زندگی میں اعمال پر مبنی اخلاقی جوابدہی یا روح کے فیصلے کا تصور کئی اعتقادی نظاموں میں موجود ہے۔

4. تبدیلی یا آزادی:

تبدیلی، آزادی، یا روشن خیالی کے خیالات موجود ہیں، جو روح کے ایک اعلیٰ حالت کی طرف سفر یا کائناتی قوت کے ساتھ دوبارہ اتحاد پر زور دیتے ہیں۔

موجودہ تحقیق کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اختلافات سامنے آئے ہیں:

1. روح کی نوعیت:

ہندومت: روح (آتما) کو ابدی اور حتمی حقیقت (برہمن) کا حصہ سمجھتا ہے۔

بدھ مت: ایک مستقل روح (عناتا) کے تصور کو مسترد کرتا ہے اور وجود کے عدم استحکام پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

2. تناسخ:

ہندومت: تناسخ اور کرما کے چکر کو اپناتا ہے۔

بدھ مت: پنر جنم کو قبول کرتا ہے لیکن غیر تبدیل ہونے والی روح کے تصور کو مسترد کرتا ہے۔

3. توحید پرست بمقابلہ مشرک نظریات:

عیسائیت/اسلام: توحید اور ایک خدا کے ساتھ فرد کے تعلق پر زور دیتے ہیں۔

ہندومت: مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کے ساتھ مشرکانہ نقطہ نظر کی اجازت دیتا ہے۔

4. آخرت/بعد کی زندگی کا تصور:

عیسائیت/اسلام: جنت یا جہنم کی طرف لے جانے والے حتمی فیصلے کا تصور کرتا ہے۔

ہندومت/بدھ مت: پنر جنم کے چکر یا موکش یا نروان کے حصول پر توجہ مرکوز کریں۔

5. فلسفیانہ نقطہ نظر:

افلاطون (سہ فریقی روح): روح کے پہلے سے وجود میں یقین کے ساتھ روح کو عقل، روح اور بھوک میں تقسیم کرتا ہے۔

ارسطو(Hylomorphism): روح کو جسم کی شکل کے طور پر دیکھتا ہے اور عقلی روح کے لافانی ہونے کی دلیل دیتا ہے۔

6. خدا کا کردار:

عیسائیت/اسلام: روح خدا کی طرف سے بنائی گئی ہے اور خدائی فیصلے کے تابع ہے۔

ہندومت: روح الٰہی (برہمن) کا حصہ ہے لیکن پنر جنم کے چکروں کے ذریعے انفرادی شناخت کو برقرار رکھتی ہے۔

7. زندگی کا مقصد:

مختلف مذاہب: اکثر روحانی ترقی، اخلاقی ترقی، یا الٰہی منصوبے کی تکمیل سے منسلک ایک مقصد تجویز کرتے ہیں۔

وجودیت: ذاتی انتخاب کے ذریعے اپنے مقصد کو تخلیق کرنے پر زور دیتا ہے۔

7 خلاصہ البحث:

یہ اختلافات اور مماثلتیں روح کے تصور میں بھرپور تنوع کو ظاہر کرتی ہیں، جو مختلف مذاہب اور فلسفیانہ روایات کے منفرد تناظر کی عکاسی کرتی ہیں۔ آخر میں، فلسفیانہ، مذہبی اور ثقافتی روایات میں روح کے تصور کی کھوج سے عقائد اور نقطہ نظر کی ایک باریک ٹیپسٹری کا پتہ چلتا ہے۔ اس تجزیاتی مطالعہ کا مقصد ان متنوع طریقوں پر روشنی ڈالنا ہے جن میں انسانیت روح کی فطرت، مقصد اور وجود کے گہرے سوال سے دوچار ہے۔ کلیدی روایات کے مطالعہ کے ذریعے، کئی عام موضوعات اور امتیازات سامنے آئے ہیں، جو انسانی تجربے اور وجود کے مابعد الطبیعاتی پہلوؤں کو سمجھنے کی جستجو میں قیمتی بصیرت پیش کرتے ہیں۔ مختلف فلسفیانہ روایات میں، افلاطون اور ارسطو کے قدیم نظریات سے لے کر جدید وجودی فکر تک، روح کی نوعیت گہرے غور و فکر کا موضوع رہی ہے۔ روح کی لافانیت، جسم کے ساتھ اس کے تعلق، اور انفرادی ایجنسی کے کردار کے بارے میں مختلف نظریات صدیوں میں فلسفیانہ تحقیقات کے ارتقاء کی عکاسی کرتے ہیں۔ مذہبی روایات، جیسے ہندومت، بدھ مت، عیسائیت، اور اسلام، روح پر گفتگو میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ ایک لافانی جوہر میں یقین اور اخلاقی جوابدہی جیسے مشترکہ عناصر کا اشتراک کرتے ہیں، تصورات میں امتیازات جیسے کہ تناسخ، الٰہی کی نوعیت، اور آخرت یا بعد کی زندگی مذہبی تناظر کے بھرپور تنوع کو اجاگر کرتی ہے۔ ثقافتی روایات، فلسفیانہ اور مذہبی فریم ورک کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں، جو روح کی تفہیم کو مزید شکل دیتی ہیں۔ مقامی رسوم و رواج، اور خرافات اس کثیر جہتی نوعیت میں حصہ ڈالتے ہیں کہ کس طرح معاشرے تصوراتی اور روح کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، جو کہ انسانی وجود کے اس بنیادی پہلو پر وسیع مکالمے کو تقویت بخشتے ہیں۔ یہ تجزیاتی مطالعہ روح کے بارے میں نظریات کی پیچیدگی کی تعریف کرنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ فلسفیانہ، مذہبی اور ثقافتی روایات کے درمیان تفاوت اور اختلاف ثقافتی مکالمے اور باہمی افہام و تفہیم کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ مزید برآں، مطالعہ اسکالرز، ماہرین الٰہیات، اور فلسفیوں کو ان موضوعات کی تلاش جاری رکھنے کی دعوت دیتا ہے، جس سے انسانی فکر کی پیچیدہ ٹیپسٹری کے لیے گہری تعریف کو فروغ ملتا ہے۔

CC BY SA This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)